١٣٠٥هـ

التحبير

بباب التدبير

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠هـ

RIDAWI
رضا
PRESS

رسالہ نمبر	۱۸۸	فتاوی رضویہ کی جلد جس میں یہ رسالہ موجود ہے	۲۹

ضروري نوٹ

فتاوی رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاوی کا مصورۃ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاوی رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جمیلہ کے سبب فتاوی مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاھم اللہ احسن الجزاء

RIDAWI رضا PRESS

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

التحبیر بباب التدبیر

۱۳۰۵ھ

(آرائشِ کلام مسئلۂ تدبیر کے بارے میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مسئلہ ۱۲۲ مسئولہ مولوی الٰہ یار خاں صاحب ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خالد یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جو کچھ کام بھلا یا بُرا ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہوتا ہے۔ اور تدبیرات کو کارِ دُنیوی و اُخروی میں امر مستحسن اور بہتر جانتا ہے۔

ولید خالد کو بوجہ مستحسن جاننے تدبیرات کے کافر کہتا ہے، بلکہ اسے کافر سمجھ کر سلام و جوابِ سلام بھی ترک کر دیا، اور کہتا ہے کہ تدبیر کوئی چیز نہیں، بالکل واہیات ہے، اور جو اشخاص اپنے اطفال کو پڑھاتے لکھاتے ہیں (خواہ عربی خواہ انگریزی) وہ بھک مارتے ہیں، گُوہ کھاتے ہیں، کیونکہ پڑھنا لکھنا تدبیر میں داخل ہے۔

www.alahazratnetwork.org

پس ولید نے خالد کو جو کافر کہا تو وہ کافر ہے یا نہیں؟ اور نہیں ہے تو کہنے والے کے لئے کیا گناہ و تعزیر ہے؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان فرماؤ اجر دیئے جاؤ گے۔ ت)

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی قدّر الکائنات وربط بالاسباب المسبّبات، والصلٰوۃ والسلام علٰی سید المتوکلین سِرًّا وجھرًا، وامام العالمین والمدبّرات امرًا، وعلٰی اٰلہٖ وصحبہ الذین باطنھم توکّل، وظاھرھم فی الکدّ والعمل۔

تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے تمام ہونے والی چیزیں مقدر فرمائیں اور مسببات کا اسباب سے ربط رکھا اور درود وسلام خفیہ اور علانیہ توکل کرنے والوں کے سردار اور تمام عالموں کے امام پر اور ان پر جو کام کی تدبیر کرنیوالے ہیں اور ان کی آل واصحاب پر جن کا باطن متوکل ہے اور ان کا ظاہر محنت و عمل میں لگا ہوا ہے۔ (ت)

بیشک خالد سچا، اور اس کا یہ عقیدہ خاص اہلِ حق کا عقیدہ ہے۔ فی الواقع عالم میں جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ جل جلالہ کی تقدیر سے ہے۔

قال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

کل صغیر وکبیر مستطر[1]

ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔ (ت)

وقال تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا):

وکلّ شئ احصینٰہ فی امام مبین[2]

اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔ (ت)

وقال تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا):

ولا رطب ولا یابس الّا فی کتاب مبین[3]

اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔ (ت)

الٰی غیر ذٰلک من الاٰیات والاحادیث (اس کے علاوہ اور بھی آیات واحادیث ہیں۔ ت)

---

[1] القرآن الکریم ۵۴/۵۳ [2] القرآن الکریم ۳۶/۱۲
[3] " ۶/۵۹

www.alahazratnetwork.org

مگر تدبیر زنہار معطل نہیں۔ دنیا عالمِ اسباب ہے۔ رب جل مجدہٗ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق اس میں مسببات کو اسباب سے ربط دیا۔ اور سنّتِ الٰہیہ جاری ہوئی کہ سبب کے بعد مُسبَّب پیدا ہو۔

جس طرح تقدیر کو بھول کر تدبیر پر پھولنا کفار کی خصلت ہے یونہی تدبیر کو محض عَبَث و مَطْرُود و فضول و مردود بتانا کسی کھلے گمراہ یا سچے مجنون کا کام ہے، جس کی رُو سے صدہا آیات و احادیث سے اِعراض اور انبیاء و صحابہ و ائمہ و اولیاء سب پر طعن و اعتراض لازم آتا ہے۔ حضرات مرسلین صلوات اللہ تعالٰی و سلامہ علیہم اجمعین (اللہ کے درود و سلام ہوں ان سب پر) سے زیادہ کس کا توکّل اور ان سے بڑھ کر تقدیرِ الٰہی پر کس کا ایمان۔ پھر وہ بھی ہمیشہ تدبیر فرماتے اور اس کی راہیں بتاتے اور خود کسبِ حلال میں سعی کرکے رزقِ طیّب کھاتے۔

(۱) داؤد علیہ السلام زِرہیں بناتے۔ قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

وعلّمنٰہ صنعۃ لبوس لکم لتحصنکم من بأسکم فھل انتم شاکرون[1]

اور ہم نے اُسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے، تو کیا تم شکر کرو گے۔ (ت)

(۲) وقال تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

والنّا لہ الحدید ان اعمل سٰبغٰت وقدّر فی السرد واعملوا صٰلحا انّی بما تعملون بصیر[2]

اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ۔ اور تم سب نیکی کرو بے شک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں۔ (ت)

(۳) موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دس برس شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بکریاں اُجرت پر چرائیں۔ قال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

قال انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ھاتین علٰی ان تأجرنی ثمٰنی حجج فان اتممت عشرا فمن عندک وما ارید ان اشُقّ علیک ستجدنی

کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو، پھر اگر پورے دس برس کر لو تو تمہاری طرف سے ہے اور تمہیں مشقت میں ڈالنا

---

[1] القرآن الکریم ۲۱/ ۸۰

[2] " ۳۴/ ۱۰ و ۱۱

www.alahazratnetwork.org

ان شاء اللہ من الصٰلحین ۝ قال ذٰلک بینی و بینک ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علی واللہ علی ما نقول وکیل ۝ فلما قضٰی موسی الاجل وسار باھلہ[1]۔ الاٰیۃ

نہیں چاہتا قریب ہے اِن شاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے۔ موسٰی نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہوچکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کردوں تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں۔ اور ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے۔ پھر جب موسٰی نے اپنی میعاد پوری کردی اور اپنی بیوی کو لے کر چلا۔ (ت)

خود حضور پُرنور سیّد المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضرت اُمّ المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مال بطور مُضاربت لے کر شام کو تشریف فرما ہوئے۔ حضرت امیر المومنین عثمان غنی و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہما بڑے نامی گرامی تاجر تھے۔ حضرت امام اعظم قُدِّسَ سِرُّہُ الْاَکْرَمْ بزّازی کرتے۔ بلکہ ولید منکرِ تدبیر خود کیا تدبیر سے خالی ہوگا؟ ہم نے فرض کیا کہ وہ زراعت، تجارت، نوکری، حرفت کچھ نہ کرتا ہو آخر اپنے لئے کھانا پکاتا یا پکواتا ہوگا — آٹا پیسنا، گوندھنا، پکانا یہ کیا تدبیر نہیں؟ — یہ بھی جانے دیجئے اگر بغیر اس کے سوال یا اشارہ و ایما کے خود بخود پکی پکائی اسے مل جاتی ہو، تاہم نوالہ بنانا، منہ تک لانا، چبانا، نگلنا یہ بھی تدبیر — تدبیر کو معطل کرے تو اِس سے بھی باز آئے کہ تقدیرِ الٰہی میں زندگی لکھی ہے بے کھائے جئے گا یا قدرتِ الٰہی سے پیٹ بھر جائے گا یا خود بخود کھانا معدے میں چلا جائے گا، ورنہ ان باتوں سے بھی کچھ حاصل نہ ہوگا کہ مذہب اہلسنت میں نہ پانی پیاس بجھاتا ہے نہ کھانا بھوک کھوتا ہے — بلکہ یہ سب اسبابِ عادیہ ہیں جن سے اللہ تعالٰی نے مسبّبات کو مربوط فرمایا، اور اپنی عادتِ جاریہ کے مطابق اِن کے بعد سیری و سیرابی فرماتا ہے — وہ نہ چاہے تو گھڑے چڑھائے، دھڑیوں[1] کھا جائے کچھ مفید نہ ہوگا — آخر مرضِ استسقاء و جوع البقر[2] میں کیا ہوتا ہے — وہی کھانا، پانی جو پہلے سیر و سیراب کرتا تھا اب کیوں محض بیکار جاتا ہے۔ اور اگر وُہ چاہے تو بے کھائے پیئے بھوک پیاس پاس نہ آئے، جیسے زمانۂ دجال میں اہلِ ایمان کی پرورش فرمائے گا، اور ملائکہ کا بے آب و غذا زندگی کرنا کسے نہیں معلوم — مگر یہ انسان میں خرقِ عادت ہے، جس پر

---

[1] دھڑی: دس سیر یا پانچ سیر کا وزن ۱۲ مصباحی

[2] جوع البقر: اس بیماری میں کتنا بھی کھائے بھوک نہیں جاتی جس طرح استسقاء میں جس قدر بھی پیئے پیاس نہیں جاتی۔ م

---

[1] القرآن الکریم ۲۸/ ۲۷ تا ۲۹

www.alahazratnetwork.org

ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھنا جہل وحماقت ـــــ یہاں تک کہ اگر تقدیر پر بھروسے کا جھوٹا نام کرکے خورد ونوش کا عہد کرلے اور بھوک پیاس سے مرجائے، بیشک حرام موت مرے اور اللہ تعالٰی کا گنہگار ٹھہرے۔

مرگ بھی تو تقدیر سے ہے، پھر اللہ تعالٰی نے کیوں فرمایا:

(۴) ولاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔[1] اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو۔

؎ گرچہ مُردن مقدر است ولے تو مرو در دہان اژدہا[2]

(اگرچہ موت مقدر ہے لیکن از خود اژدہوں اور سانپوں کے منہ میں نہ جا۔ ت)

ہم نے مانا کہ ولید اپنے دعوے پر ایسا مضبوط ہو کہ یک لخت ترکِ اسباب کرکے پیمانِ واثق (پکا عہد) کرلے کہ اصلاً دست و پا نہ ہلائے، نہ اشارۃً نہ کنایۃً کسی تدبیر کے پاس جائے گا، خدا کے حکم سے پیٹ بھرے تو بہتر ورنہ مرنا قبول، تاہم اللہ تعالٰی سے سوال کرے گا، یہ کیا تدبیر نہیں کہ دُعا خود مؤثر حقیقی کب ہے؟ صرف حصولِ مراد کا ایک سبب ہے۔ اور تدبیر کاہے کا نام ہے؟ ـــــ رب جل جلالہ فرماتا ہے:

(۵) وقال ربکم ادعونی استجب لکم۔[3] تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

وہ قادر تھا کہ بے دُعا مراد بخشے، پھر اس تدبیر کی طرف کیوں ہدایت فرمائی؟ اور وہ بھی اس تاکید کے ساتھ کہ حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

(حدیث ۱):

مَنْ لَّمْ یَدْعُ اللّٰہَ غَضِبَ علیہ۔[4] جو اللہ سے دُعا نہ کرے گا اللہ تعالٰی اس پر غضب

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۱۹۵

[2]

[3] القرآن الکریم ۴۰/ ۶۰

[4] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الدعاء باب فی فضل الدعا حدیث ۹۲۱۸ ادارۃ القرآن کراچی ۱۰/ ۲۰۰

مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۴۳

جامع الترمذی ابواب الدعوات باب منہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۷۳

سنن ابن ماجہ ابواب الدعاء باب فضل الدعاء ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۸۰

المستدرک للحاکم کتاب الدعاء باب من لم یدع اللہ الخ دار الفکر بیروت ۱/ ۴۹۱

www.alahazratnetwork.org

رواہ الائمۃ احمد فی المسند و ابوبکر بن ابی شیبۃ واللفظ لہ فی المصنف، و البخاری فی الادب المفرد، والترمذی فی الجامع، و ابن ماجۃ فی السنن، والحاکم فی المستدرک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

فرمائے گا۔ (اس کو ائمہ نے روایت کیا احمد نے مسند میں، ابوبکر بن ابی شیبہ نے مصنف میں اور لفظ اُسی کے ہیں، بخاری نے ادب المفرد میں، ترمذی نے جامع میں، ابن ماجہ نے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں ابوہریرہ سے۔ اللہ تعالٰی ان پر راضی ہو۔ ت)

بلکہ خلافت وسلطنت وقضا وجہاد وحدود وقصاص وغیرہا یہ تمام امور شرعیہ عینِ تدبیر ہیں کہ انتظامِ عالَم وترویجِ دین ودفعِ مفسدین کے لئے اس عالَم اسباب میں مقرر ہوئے۔

(۶) قال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم[1]

حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ (ت)

(۷) وقال تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ[2]

اور اُن سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ کا ہوجائے۔ (ت)

(۸) وقال تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض ولکن اللہ ذو فضل علی العٰلمین[3]

اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہوجائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے (ت)

(۹) وقال تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومسٰجد یذکر فیھا

اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں اور گرجے اور کلیسے اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت نام

---

[1] القرآن الکریم ۴/ ۵۹ [2] القرآن الکریم ۸/ ۲۹
[3] " ۲/ ۲۵۹

www.alahazratnetwork.org

اسم اللہ کثیرا[1] لیا جاتا ہے۔ (ت)

دیکھو صاف ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ جہاد اسی لئے مقرر ہوا کہ فتنے فرو ہوں، اور دینِ حق پھیلے، اگر یہ نہ ہوتا تو زمین تباہ ہوجاتی اور مسجدیں اور عبادت خانے ڈھائے جاتے۔

(۱۰) وقال تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر[2] ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا۔ (ت)

فتنہ کفر کی قوت، اور فسادِ کبیر ضُعفِ اسلام۔

(۱۱) وقال تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

ولکم فی القصاص حیٰوۃ یا اولی الالباب لعلکم تتقون[3] اور خُون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمندو کہ تم کہیں بچو۔ (ت)

یعنی خون کے بدلے خون لوگے تو مفسدوں کے ہاتھ رکیں گے، اور بے گناہوں کی جانیں بچیں گی، اور اسی لئے حد جاری کرتے وقت حکم ہوا کہ مسلمان جمع ہوکر دیکھیں تاکہ موجبِ عبرت ہو۔

(۱۲) قال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

ولیشھد عذابھما طائفۃ من المومنین[4] اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔ (ت)

بلکہ اور ترقی کیجئے تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہا تمام اعمالِ دینیہ خود ایک تدبیر۔ اور رضائے الٰہی و ثواب نامتناہی ملنے، اور عذاب وغضب سے نجات پانے کے اسباب ہیں۔

(۱۳) قال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

ومن اراد الاٰخرۃ وسعٰی لھا سعیھا وھو مومن فاولٰئک کان سعیھم مشکورا[5] اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا، تو انھیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔ (ت)

اگرچہ ازل میں ٹھہر چکا کہ:

---

[1] القرآن الکریم ۲۲/ ۴۰ [2] القرآن الکریم ۸/ ۷۳
[3] " ۲/ ۱۷۹ [4] " ۲۴/ ۲
[5] " ۱۷/ ۱۹

www.alahazratnetwork.org

فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر[1] ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔ (ت)

پھر بھی اعمال فرض کئے کہ جس کے مقدر میں جو لکھا ہے اُسے وہی راہ آسان، اور اُسی کے اسباب مہیا ہوجائیں گے۔

قال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

فسنیسرہ للیسرٰی[2] تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کردینگے (ت)

وقال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا۔ ت):

فسنیسرہ للعسرٰی[3]۔ تو بہت جلد ہم اُسے دشواری مہیا کردینگے (ت)

(**حدیث ۲**) اسی لئے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دوزخی، جنتی سب لکھے ہُوئے ہیں، اور صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر ہم عمل کاہے کو کریں، ہاتھ پاؤں چھوڑ بیٹھیں، کہ جو سعید ہیں آپ ہی سعید ہونگے اور جو شقی ہیں ناچار شقاوت پائیں گے۔ فرمایا: نہیں بلکہ عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک جس گھر کے لئے بنا ہے اُسی کا راستہ اُسے سہل کردیتے ہیں، سعید کو اعمالِ سعادت کا اور شقی کو افعالِ شقاوت کا۔ پھر حضور نے یہی دو آیتیں تلاوت فرمائیں۔

اخرجہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلم وغیرھم عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ قال، کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی جنازۃ فاخذ شیئا فجعل ینکت بہ الارض فقال ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من النار ومقعدہ من الجنۃ۔ قالوا یارسول اللہ! افلا نتکل علی کتابنا وندع

امام احمد، بخاری اور مسلم وغیرہ نے امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک جنازہ میں شریک تھے، آپ نے کوئی چیز پکڑی اور زمین کو کریدنے لگے اور فرمایا: تم میں ایسا کوئی نہیں جس کا ایک ٹھکانہ دوزخ میں اور ایک ٹھکانہ جنت میں نہ لکھا جاچکا ہو۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم تحریر پر بھروسہ کرکے عمل کو چھوڑ نہ دیں،

---

[1] القرآن الکریم ۴۲/ ۷

[2] القرآن الکریم ۹۲/ ۷

[3] " ۹۲/ ۱۰

www.alahazratnetwork.org

العمل (زاد فی روایۃ فمن کان من اھل السعادۃ فسیصیر الی عمل اھل السعادۃ ومن کان من اھل الشقاء فسیصیر الی عمل اھل الشقاوۃ) قال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اھل السعادۃ فیسر لعمل اھل السعادۃ واما من کان من اھل الشقاء فیسر لعمل اھل الشقاوۃ ثم قرأ، فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی، الآیۃ۔[1]

(ایک روایت میں یہ زائد ہے کہ جو اہلِ سعادت میں سے ہے وہ عنقریب اہلِ سعادت کے عمل کی طرف اور جو اہلِ شقاوت میں سے ہے وہ عنقریب اہلِ شقاوت کے عمل کی طرف راغب ہوگا) آپ نے فرمایا، عمل کرتے رہو ہر کسی کو وہی میسر ہوگا جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا، جو اہلِ سعادت میں سے ہوگا اس کو اہلِ سعادت کا عمل اور جو اہلِ شقاوت میں سے ہوگا اس کو اہلِ شقاوت کا عمل میسر ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: "تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی چیز کو سچ مانا۔" (ت)

یہاں سے ظاہر ہوا کہ اگر تدبیر مطلقاً مُہمَل (بیکار) ہو تو دین وشرائع (قوانینِ شرع) وانزالِ کُتب (کتابیں اتارنا) وارسالِ رُسُل (رسولوں کو بھیجنا) واتیانِ فرائض (فرائض کا کرنا) واجتنابِ مُحرّمات (حرام کاموں سے بچنا) معاذ اللہ! سب لغو وفضول وعبث ٹھہریں ـــــ آدمی کی رسّی کاٹ کر بچار (آزاد چھوٹا ہوا سانڈ) کردیں، دین ودنیا سب یکبارگی برہم ہوجائیں ـــــ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم (نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بلندی وعظمت والے خدا کی طرف سے۔ ت)

نہیں نہیں بلکہ تدبیر بیشک مستحسن ہے۔ اور اُس کی بہت صورتیں مندوب ومسنون ہیں ـــــ جیسے دُعا و دَوا ـــــ

(حدیث ۳) دُعا کی حدیثیں تو خود متواتر ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ حضور نے یہ ارشاد فرمایا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

---

[1] صحیح البخاری کتاب القدر باب قولہ تعالٰی وکان امر اللہ قدرًا مقدورًا قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۷۷
صحیح مسلم کتاب القدر باب کیفیۃ خلق الآدمی فی بطن امہ الخ " " " ۲/ ۳۳۳
مسند احمد بن حنبل عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۱۴۰
سنن ابن ماجہ باب فی القدر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۹
مشکوٰۃ المصابیح باب الایمان بالقدر الفصل الاول اصح المطابع کراچی ص ۲۰

www.alahazratnetwork.org

لَایَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ ۔ رواہ الترمذی وابن ماجۃ[1] والحاکم بسند حسن عن[3] سلمان الفارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے (یعنی قضا معلق) (اس کو ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے سندِ حسن کے ساتھ سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

(**حدیث ۴**) دوسری حدیث میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایغنی حذر من قدر، والدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل ان البلاء ینزل فیتلقاہ الدعاء فیعتلجان الی یوم القیٰمۃ۔ رواہ الحاکم والبزار[2] والطبرانی فی الاوسط عن[4] ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا قال الحاکم صحیح الاسناد[3] وکذا قال۔

تقدیر کے آگے احتیاط کی کچھ نہیں چلتی، اور دعا اس بلا سے جو اُتر آئی اور جو ابھی نہیں اُتری دونوں سے نفع دیتی ہے، اور بیشک بلا اترتی ہے دعا اس سے جا ملتی ہے دونوں قیامت تک کُشتی لڑتی رہتی ہیں، یعنی بلا کتنا ہی اترنا چاہے دُعا اسے اُترنے نہیں دیتی۔ (اس کو حاکم، بزار اور طبرانی نے اوسط میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ حاکم نے کہا اس کا اسناد صحیح ہے اور یونہی ہے کہا۔ ت)

جسے دُعا کے بارے میں احادیثِ مجملہ ومفصلہ وکلیہ وجزئیہ دیکھنا ہوں وہ کتاب الترغیب و حِصن و عُدّہ و صَلاح وغیرہا تصانیفِ علماء کی طرف رجوع کرے۔

(**حدیث ۵**) اور ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

تَدَاوَوا عباد اللہ فان اللہ

خدا کے بندو! دوا کرو کہ اللہ تعالٰی نے کوئی بیماری

---

[1] جامع الترمذی ابواب القدر باب ماجاء لایرد القدر الا الدعاء امین کمپنی دہلی ۲/ ۳۶
سنن ابن ماجہ باب فی القدر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰
المستدرک للحاکم کتاب الدعاء لایرد القدر الا الدعا دار الفکر بیروت ۱/ ۴۹۳
[2] " " " الدعاء ینفع الخ " " " ۱/ ۴۹۲
المعجم الاوسط حدیث ۲۵۱۹ مکتبۃ المعارف ریاض ۳/ ۲۴۲
[3] المستدرک للحاکم کتاب الدعاء الدعاء ینفع الخ دار الفکر بیروت ۱/ ۴۹۲

www.alahazratnetwork.org

لم یضع داء الا وضع لہ دواء غیر داء واحد الھرم۔ اخرجہ احمد وابو داؤد[1] والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم عن اسامۃ بن شریک رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند صحیح۔

ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بنائی ہو مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔ (اس کو احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا۔ ت)

اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا استعمالِ دوا فرمانا اور اُمّتِ مرحومہ کو جدہا امراض کے علاج بتانا بکثرت احادیث میں مذکور، اور طبِ نبوی وسیر وغیرہا فنونِ حدیثیہ میں مسطور (لکھا ہوا)۔

اور تدبیر کی بہت صورتیں فرض قطعی ہیں، جیسے فرائض کا بجالانا، محرّمات سے بچنا، بقدرِ مسدِّ رمق (جان بچانے کی مقدار) کھانا کھانا، پانی پینا۔ یہاں تک کہ اس کے لئے بحالتِ مخمصہ (جان لیوا بھوک) شراب ومردار کی اجازت دی گئی۔

(**حدیث ۶**) اسی طرح جان بچانے کی کل تدبیریں اور حلال معاش کی سعی وتلاش جس میں اپنے اور اپنے متعلقین کے تن پیٹ کی پرورش ہو۔ حدیث میں ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر[2] والبیھقی فی شعب الایمان والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن مسعود

آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسبِ حلال کی تلاش کرے۔ (طبرانی نے کبیر میں، بیہقی نے شعب الایمان میں اور دیلمی نے مسندِ فردوس میں سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ

---

[1] جامع الترمذی ابواب الطب باب ماجاء فی الدواء والحث علیہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۵
سنن ابی داؤد کتاب الطب باب الرجل یتداوی آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۷۳
سنن ابن ماجہ ابواب الطب باب ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۵۳
مسند احمد بن حنبل حدیث اُسامۃ بن شریک المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۲۷۸
موارد الظمآن کتاب الطب حدیث ۱۳۹۵ المطبعۃ السلفیۃ ص ۳۳۹

[2] شعب الایمان حدیث ۸۷۴۱ دار المعرفۃ بیروت ۶/ ۴۲۰
الفردوس بماثور الخطاب " ۳۹۱۸ دار الکتب العلمیۃ " ۲/ ۴۴۱
کنز العمال برمز طب، ق " ۹۲۳۱ مؤسسۃ الرسالۃ " ۴/ ۹

www.alahazratnetwork.org

رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ تعالٰی عنہ سے اس کی تخریج فرمائی۔ ت)

(**حدیث ۷**) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

طَلَبُ الْحَلَالِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔

اخرجہ الدیلمی[1] بسندٍ حسنٍ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (دیلمی نے سندِ حسن کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کی تخریج کی۔ ت)

(**حدیث ۸**) اسی لئے احادیث میں حلال معاش کی طلب وتلاش کی بہت فضیلتیں وارد۔ مسندِ احمد وصحیح بخاری میں ہے حضور پُرنور سید الکونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما اکل احد طعاما قط خیرًا من ان یاکل من عمل یدہٖ وان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدہٖ — و اخرجاہ عن مقدام[2] بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہ کھایا اور بیشک نبی اللہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی دستکاری کی اُجرت سے کھاتے۔ (ان دونوں نے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کی تخریج کی۔ ت)

(**حدیث ۹**) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اطیب ما اکلتم من کسبکم — اخرجہ البخاری فی التاریخ[3] والدارمی وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ام المؤمنین الصدیقۃ بسندٍ صحیح۔

سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔ (امام بخاری نے تاریخ، دارمی، ترمذی اور نسائی نے سندِ صحیح کے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے اسکی تخریج کی۔ ت)

---

[1] کنز العمال برمز فر عن انس حدیث ۹۲۰۴ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۴/ ۵

[2] صحیح البخاری کتاب البیوع باب کسب الرجل وعملہ بیدہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۷۸

مسند احمد بن حنبل حدیث المقدام بن معدیکرب المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۱۳۱ و ۱۳۲

[3] جامع الترمذی ابواب الاحکام باب ماجاء ان الوالد یاخذ من مال ولدہ امین کمپنی دہلی ۱/ ۱۶۲

سُنن ابی داؤد کتاب البیوع باب الرجل یاکل من مال ولدہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۴۱

التاریخ الکبیر ترجمہ ۱۳۰۱ دار الباز مکۃ المکرمۃ ۱/ ۴۰۷

سُنن الدارمی کتاب البیوع حدیث ۲۵۴۰ نشر السنۃ ملتان ۲/ ۱۶۲

www.alahazratnetwork.org

(حدیث ۱۰ تا ۱۳) کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اَیُّ الکسبِ افضل؟ سب سے بہتر کسب کون سا ہے؟ فرمایا: عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور اپنے ہاتھ کی مزدوری اور ہر مقبول تجارت کہ مفاسدِ شرعیہ سے خالی ہو۔

اخرجہ الطبرانی[1] فی الاوسط والکبیر بسند الثقات عن عبد اللہ بن عمر، وھو فی الکبیر واحمد والبزار عن[11] ابی بردۃ بن خیار، وایضاً ھٰذان عن[12] رافع بن خدیج، والبیھقی عن سعید بن عمیر مرسلاً والحاکم عنہ عن[13] امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

اس کی تخریج کی سند ثقات کے ساتھ طبرانی نے اوسط وکبیر میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔ اور طبرانی نے ہی کبیر میں اور احمد وبزار نے ابوبردہ بن خیار سے، نیز ان دونوں نے رافع بن خدیج سے اور بیہقی نے سعید بن عمیر سے مرسلاً اور حاکم نے اُسی سے بحوالہ امیر المومنین عمر فاروق روایت کیا رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ (ت)

(حدیث ۱۴) اور وارد کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ یحب المومن المحترف۔ اخرجہ الطبرانی[2] فی الکبیر والبیھقی فی الشعب وسیدی محمد الترمذی فی النوادر عن[14] ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

بیشک اللہ تعالٰی مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔ (طبرانی نے کبیر، بیہقی نے شعب اور سیدی محمد ترمذی نے نوادر میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اس کی تخریج کی۔ ت)

(حدیث ۱۵ تا ۱۷) اور مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من امسٰی کالاً من عمل یدہ امسٰی مغفوراً لہ۔ اخرجہ الطبرانی[3] فی الاوسط عن[15] ام المومنین الصدیقۃ

جسے مزدوری سے تھک کر شام آئے اس کی وہ شام شامِ مغفرت ہو۔ اس کی تخریج کی طبرانی نے اوسط میں ام المومنین سیدہ صدیقہ

---

[1] الترغیب والترھیب کتاب البیوع الترغیب فی الاکتساب بالبیع مصطفی البابی مصر ۲/ ۵۲۳
الدر المنثور تحت آیۃ ۲/ ۲۶۸ منشورات مکتبہ آیۃ العظمٰی قم ایران ۱/ ۳۶۵
شعب الایمان حدیث ۱۲۲۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۸۴
[2] شعب الایمان " ۱۲۳۷ " " " ۲/ ۸۸
[3] المعجم الاوسط " ۷۵۱۶ مکتبۃ المعارف ریاض ۸/ ۲۵۷

www.alahazratnetwork.org

ومثل ابی القاسم الاصبہانی عن[16] ابن عباس وابن عساکر عنہ وعن[17] انس رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

سے۔ اور مثل ابوالقاسم اصبہانی کے ابن عباس سے۔ اور ابن عساکر نے ابن عباس اور انس سے۔ اللہ تعالٰی ان سب پر راضی ہو۔ ت)

(**حدیث ۱۸**) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

طوبٰی لمن طاب کسبہ، الحدیث۔ اخرجہ البخاری فی التاریخ والطبرانی[1] فی الکبیر والبیہقی فی السنن والبغوی والباوردی وابناء قانع وشاھین ومندۃ کلھم عن[18] رکب المصری رضی اللہ تعالٰی عنہ فی حدیث طویل، قال ابن عبدالبر حدیث حسنٌ **قلت** ای لغیرہ۔

پاک کمائی والے کے لئے جنّت ہے (اس کی تخریج کی بخاری نے تاریخ میں، طبرانی نے کبیر میں، بیہقی نے سنن میں اور بغوی وباوردی نے۔ قانع، شاہین اور مندہ کے بیٹوں نے رُکب مصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ایک طویل حدیث میں اس کو روایت کیا۔ ابن عبدالبر نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ میں کہتا ہوں یعنی حسن لغیرہ ہے۔ ت)

(**حدیث ۱۹، ۲۰**) ایک حدیث میں آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

الدنیا حُلوۃ خضرۃ، من اکتسب منہا مالاً فی حِلّہٖ وانفقہ فی حقہ اثابہ اللہ علیہ واوردہ جنّتہ الحدیث۔ اخرجہ البیہقی فی الشعب عن[19] ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما **قلت** والمتن عند الترمذی عن[20] خولۃ بنت قیس امراۃ سیّدنا حمزۃ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہم بلفظ "ان ھٰذا المال خضرۃ

دنیا دیکھنے میں ہری، چکھنے میں میٹھی ہے یعنی بظاہر بہت خوشنما وخوش ذائقہ معلوم ہوتی ہے جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالٰی اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لے جائے (اس کی تخریج کی بیہقی نے شعب میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔ میں کہتا ہوں اور متن ترمذی کے نزدیک خولہ بنت قیس زوجہ سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ان لفظوں کے ساتھ ہے کہ "یہ مال سبز و میٹھا

---

[1] الترغیب والترھیب — الترغیب فی طلب الحلال — مصطفی البابی مصر — ۲/۵۴۷

[2] شعب الایمان — حدیث ۵۵۲۷ — دارالکتب العلمیہ بیروت — ۴/۳۹۶

www.alahazratnetwork.org

حُلوۃ فمن اصابہ بحقہ بُورك لہ فیہ، الحدیث۔ قال الترمذی حسن صحیح[1]۔ **قلت** واصلہ عن خولۃ عند البخاری، مختصرًا۔

دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ جو اُسے حق جگہ پر پہنچائے اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے، الحدیث۔ ترمذی نے کہا یہ حسن صحیح ہے۔ میں کہتا ہوں اس کی اصل بخاری کے نزدیک خولہ سے ہے۔ اختصار۔ ت)

(**حدیث ۲۱**) اور مذکور کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان من الذنوب ذنوبا لا یکفرھا الصلٰوۃ ولا الصیام ولا الحج ولا العمرۃ، یکفرھا الھموم فی طلب المعیشۃ۔ رواہ ابن عساکر وابونعیم[2] فی الحلیۃ عن[21] ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

کچھ گناہ ایسے ہیں جن کا کفارہ نہ نماز ہو نہ روزے نہ حج نہ عمرہ۔ ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں جو آدمی کو تلاشِ معاشِ حلال میں پہنچتی ہیں۔ (اس کو روایت کیا ابن عساکر نے اور ابونعیم نے حلیہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔ ت)

(**حدیث ۲۲**) صحابہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیز وچُست کسی کام کو جارہا ہے عرض کی: یارسول اللہ! کیا خوب ہوتا اگر اس کی یہ تیزی وچُستی خدا کی راہ میں ہوتی۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

ان کان خرج یسعٰی علٰی نفسہ یعفھا فھو فی سبیل اللہ، وان کان خرج یسعٰی علٰی ولدہ صغارا فھو فی سبیل اللہ، وان کان خرج یسعٰی علٰی ابوین شیخین کبیرین فھو فی سبیل اللہ، وان کان خرج یسعٰی ریاءً ومفاخرۃ فھو فی سبیل الشیطان۔ رواہ الطبرانی[3] عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ و

اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلّت سے بچے تو اس کی یہ کوشش اللہ ہی کی راہ میں ہے، اور اگر اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے خیال سے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے، اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کے لئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے، ہاں اگر ریاء وتفاخر کے لئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔ (اس کو طبرانی نے کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور اس کے

---

[1] جامع الترمذی ابواب الزہد باب ماجاء فی اخذ المال امین کمپنی دہلی ۲/ ۶۰

[2] حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۳۸۶ مالک بن انس رضی اللہ عنہ دار الکتاب العربی بیروت ۶/ ۳۳۵

[3] المعجم الکبیر حدیث ۲۸۲ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۹/ ۱۲۹

www.alahazratnetwork.org

رجالہ رجال الصحیح۔ رجال صحیح کے رجال ہیں۔ ت)

(حدیث ۲۳) اسی لئے ترکِ کسب سے صاف ممانعت آئی ہے حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس بخیرکم من ترك دنیاہ لاٰخرتہ ولا اٰخرتہ لدنیاہ حتی یصیب منھما جمیعًا فان الدنیا بلاغٌ الی الاٰخرۃ ولا تکونوا کلًا علی الناس۔ رواہ ابن عساکر[1] عن[23] انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے ترک کرے۔ بہتر وُہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے، اپنا بوجھ اوروں پر ڈال کر نہ بیٹھ رہو۔ (اس کو ابن عساکر نے انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

اِنھیں احادیث سے ثابت ہُوا کہ تلاشِ حلال و فکرِ معاش و تعاطیِ اسباب ہرگز منافیِ توکل نہیں بلکہ عین مرضیِ الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

(حدیث ۲۴ و ۲۵) اسی لئے جب ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ رکھوں یا اُسے باندھوں اور خدا پر توکل کروں، ارشاد فرمایا: قَیِّدْ وَتَوَکَّلْ باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ ؎

بر توکل زانوے اشتر ببند

(اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اونٹنی کے گھٹنے باندھ۔ ت)

اخرجہ البیھقی[2] فی الشعب بسند جید عن[24] عمرو بن امیۃ الضمری، والترمذی فی الجامع عن[25] انس رضی اللہ تعالٰی عنھما و اللفظ عندہ: اعقلھا وتوکل[3]۔

اس کی تخریج کی بیہقی نے شعب میں سندِ جید کے ساتھ عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور ترمذی نے جامع میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، اس کے نزدیک لفظ یہ ہیں: "اعقلھا وتوکل۔"

---

[1] کنز العمال برمز ابن عساکر عن انس حدیث ۶۳۳۴ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۲۴۰

[2] کنز العمال برمز ھب عن عمرو بن امیۃ " ۵۶۸۸۷ " " " ۳/ ۱۰۳

[3] جامع الترمذی ابواب صفۃ یوم القیٰمۃ باب منہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۷۴

www.alahazratnetwork.org

دیکھو کیسا صاف ارشاد ہے کہ تدبیر کرو مگر اس پر اعتماد نہ کرلو، دل کی نظر تقدیر پر رہے۔ مولانا قدس سرہٗ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

توکل کن بجنباں پا و دست　　رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است[1]

(توکل کر اور ہاتھ پاؤں حرکت میں لا کہ تیرا رزق تجھ پر تجھ سے زیادہ عاشق ہے۔ ت)

خود حضرت عزت جل مجدہٗ نے قرآن عظیم میں تلاش و تدبیر اور اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈنے کی ہدایت فرمائی۔

(۱۴) قال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

وتزودوا فان خیر الزاد التقوٰی واتقون یاولی الالباب ○ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم[2]

اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے، اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔ تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (ت)

یمن کے کچھ لوگ بے زادِ راہ لئے حج کو آتے اور کہتے ہم متوکل ہیں، ناچار بھیک مانگنی پڑتی، حکم آیا توشہ ساتھ لیا کرو ـــــ کچھ اصحاب کرام نے موسمِ حج میں تجارت سے اندیشہ کیا کہ کہیں اخلاصِ نیت میں فرق نہ آئے ـــــ فرمان آیا کچھ گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل ڈھونڈو۔ اسی طرح تلاشِ فضلِ الٰہی کی آیتیں بکثرت ہیں۔

(۱۵) وقال تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

یٰایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون[3]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ۔ (ت)

صاف حکم دیتے ہیں کہ رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈو تاکہ مراد کو پہنچو۔ اگر تدبیر و اسباب معطل و مُہمل ہوتے تو اس کی کیا حاجت تھی!

بلکہ انصاف کیجئے تو تدبیر کب تقدیر سے باہر ہے، وہ خود ایک تقدیر ہے اور اس کا بجالانے والا

---

[1]

[2] القرآن الکریم ۲/ ۱۹۷ و ۱۹۸

[3] " ۵/ ۳۵

www.alahazratnetwork.org

ہرگز تقدیر سے رُوگرداں نہیں۔

(**حدیث ۲۶**) حدیث میں ہے حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی گئی، دوا تقدیر سے کیا نافع ہوگی؟ فرمایا:

الدّوا من القدر، ینفع من یشاء بما شاء۔ رواہ ابن السنی[1] فی الطب والدیلمی فی مسند الفردوس عن[2] ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما وصدرہ عنہ عند ابی نعیم والطبرانی فی المعجم الکبیر۔

دوا خود بھی تقدیر سے ہے، اللہ تعالٰی جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہنچا دیتا ہے۔ (اس کو روایت کیا ہے ابن سنی نے طب میں اور دیلمی نے مسند فردوس میں اور اس کی ابتداء ابن عباس سے ابونعیم کے نزدیک ہے اور طبرانی نے معجم کبیر میں اس کو روایت کیا۔ ت)

(**حدیث ۲۷**) امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ جب بقصدِ شام وادیٔ تبوک میں قریہ سرغ تک پہنچے سرداران لشکر ابوعبیدہ بن الجراح و خالد بن الولید و عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالٰی علیہم انھیں ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے۔ امیر المومنین نے مہاجرین و انصار وغیرہم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو بلا کر مشورہ لیا، اکثر کی رائے رجوع پر قرار پائی، امیر المومنین نے بازگشت کی منادی فرمائی۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: أفرارا من اللہ کیا اللہ تعالٰی کی تقدیر سے بھاگنا؟ فرمایا:

لو غیرک قالہا یا ابا عبیدۃ، نعم، نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ۔ أرأیت لو کان لک ابل ھبطت وادیا لہ عدوتان احدھما خصبۃ والاخری جدبۃ الیس ان رعیت الخصبۃ رعیتہا بقدر اللہ وان رعیت الجدبۃ رعیتہا بقدر اللہ۔

کاش اے ابوعبیدہ! یہ بات تمھارے سوا کسی اور نے کہی ہوتی (یعنی تمھارے علم و فضل سے بعید تھی) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں، بھلا بتاؤ تو اگر تمھارے کچھ اونٹ ہوں انھیں لے کر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز دوسرا خشک، تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ اگر تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے۔

---

[1] کنز العمال برمز ابن السنی عن ابن عباس حدیث ۲۸۰۸۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۰/۵

www.alahazratnetwork.org

اخرجه الائمة مالك[1] واحمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن[2] ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

اس کی تخریج کی ہے ائمہ یعنی مالک، احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔ (ت)

یعنی باآنکہ سب کچھ تقدیر سے ہے پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہرا بھرا چراگاہ کے لئے اختیار کرتا ہے اس سے تقدیر الٰہی سے بچنا لازم نہیں آتا، یونہی ہمارا اُس زمین میں نہ جانا جس میں وبا پھیلی ہے یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تدبیر ہرگز منافیِ توکل نہیں، بلکہ اصلاحِ نیت کے ساتھ عینِ توکل ہے ــــ ہاں یہ بیشک ممنوع و مذموم ہے کہ آدم ہمہ تن تدبیر میں منہمک ہوجائے اور اس کی درستی میں جا و بیجا و نیک و بد و حلال و حرام کا خیال نہ رکھے ــــ یہ بات بیشک اُسی سے صادر ہوگی جو تقدیر کو بھول کر تدبیر پر اعتماد کر بیٹھا، شیطان اُسے ابھارتا ہے کہ اگر یہ بن پڑی جب تو کار برآری ہے ورنہ مایوسی و ناکامی۔ ناچار سب این و آں سے غافل ہوکر اس کی تحصیل میں لہو پانی ایک کردیتا ہے اور ذلت و خواری، خوشامد و چاپلوسی، مکر و دغابازی جس طرح بن پڑے اس کی راہ لیتا ہے، حالانکہ اس حرص سے کچھ نہ ہوگا۔ ہونا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہے۔ اگر یہ عُلوِ ہمت و صدقِ نیت و پاسِ عزت و لحاظِ شریعت ہاتھ سے نہ دیتا رزق کہ اللہ عزوجل نے اپنے ذمے لیا جب بھی پہنچتا، اس کی طمع نے آپ اس کے پاؤں میں تیشہ مارا اور حرص و گناہ کی شامت نے خسر الدنیا والاٰخرۃ[2] (دنیا و آخرت دونوں کے اندر گھاٹے میں رہا۔ ت) کا مصداق بنایا، اور اگر بالفرض آبرو کھو کر گناہ گار ہوکر دو پیسہ پائے بھی تو ایسے مال پر ہزار تف ؎

بئس المطاعم حین الذل تکسبہا ۔۔۔ القدر منتصب والقدر مخفوض[3]

(بُری خوراک وہ جسے ذلت کی حالت میں حاصل کرو قسمت بلند بھی ہے اور قسمت پست بھی۔ ت)

(حدیث ۲۸) اسی لئے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] صحیح البخاری کتاب الطب باب ما یذکر فی الطاعون قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۵۳
صحیح مسلم کتاب السلام باب الطاعون والطیرۃ الخ " " " ۲/۲۲۹
موطا الامام مالک کتاب الجامع باب ماجاء فی الطاعون میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۶۹۹ و ۷۰۰

[2] القرآن الکریم ۲۲/۱۱

[3]

www.alahazratnetwork.org

اَجْمِلُوْا فِی طَلَبِ الدُّنْیَا فَاِنَّ کُلًّا مُیَسَّرٌ لِّمَا کُتِبَ لَہٗ مِنْھَا۔ رواہ ابن ماجۃ[1] و الحاکم والطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی السنن و ابوالشیخ فی الثواب عن[28] ابی حُمَید الساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ باسنادٍ صحیح واللفظ للحاکم۔

دنیا کی طلب میں اچھی رَوِش سے عدول نہ کرو کہ جس کے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور اس کے سامان مہیا پائے گا۔ (اس کو روایت کیا ابن ماجہ، حاکم، طبرانی نے کبیر میں، بیہقی نے سُنَن میں اور ابوالشیخ نے ثواب میں صحیح اسناد کے ساتھ ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور لفظ حاکم کے ہیں۔ ت)

(**حدیث ۲۹ و ۳۰**) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

یا ایھا الناس اتقوا واجملوا فی الطلب فان نفسًا لن تموت حتی تستوفی رزقھا فان ابطأ منھا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب، خذوا ما حلّ و دَعُوا ما حرم۔ رواہ ابن ماجۃ[2] و اللفظ لہ والحاکم و قال صحیح علٰی شرطھما وبسند اٰخر صحیح علٰی شرط مسلم[3] وابن حبان فی صحیحہ کلھم عن[29] جابر بن عبداللہ

اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور طلبِ رزق نیک طور پر کرو کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائے گی جب تک اپنا رزق پورا نہ لے لے، تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور رَوِشِ محمود پر تلاش کرو، حلال کو لو اور حرام کو چھوڑو۔ (اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور لفظ اُسی کے ہیں، اور حاکم نے روایت کرکے کہا کہ یہ شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور ایک دوسری سند کے ساتھ کہا کہ مسلم کی شرط پر صحیح ہے، اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ سب نے

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب البیوع لاباس بالغنی لمن اتقی دارالفکر بیروت ۲/۳
سنن ابن ماجہ ابواب التجارات باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۵۶
السنن الکبرٰی کتاب البیوع باب الاجمال فی طلب الدنیا دارصادر بیروت ۵/۲۶۴
کنز العمال عن ابی حمید ساعدی حدیث ۹۲۹۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۴/۲۰
الترغیب والترھیب الترغیب فی الاقتصاد فی طلب الرزق الخ مصطفٰی البابی مصر ۲/۵۳۴

[2] سنن ابن ماجہ ابواب التجارات باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۵۶

[3] المستدرک للحاکم کتاب البیوع لاباس بالغنی لمن اتقی الخ دارالفکر بیروت ۲/۴
〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

www.alahazratnetwork.org

وبمعناہ عند ابی یعلی بسند حسن ان شاء اللہ تعالٰی عن[30] ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور اس کے ہم معنٰی ابویعلٰی کے نزدیک اِن شاء اللہ تعالٰی سندِ حسن کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے۔ ت)

(**حدیث ۳۱ تا ۳۴**) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان روح القدس نفث فی رُوعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل اجلھا وتستوعب رزقھا۔ فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب ولا یحملن احدکم استبطاء الرزق ان یطلبہ بمعصیۃ اللہ، فان اللہ تعالٰی لایُنال ما عندہ الا بطاعتہ۔ اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ[1] واللفظ لہ عن[31] ابی امامۃ الباھلی، والبغوی فی شرح السُّنّۃ والبیھقی فی الشعب والحاکم فی المستدرک عن[32] ابن مسعود، والبزار عن[33] حذیفۃ الیمان ونحوہ للطبرانی فی الکبیر عن[34] الحسن بن علی امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین، غیران الطبرانی لم یذکر جبریل علیہ الصلٰوۃ والسلام۔

بیشک رُوح القدس جبریل نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مرے گی جب تک اپنی عمر اور اپنا رزق پُورا نہ کرلے، تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو، اور خبردار رزق کی دِرنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانیِ خدا سے اُسے طلب کرے کہ اللہ کا فضل تو اس کی طاعت ہی سے ملتا ہے۔ (ابونعیم نے حلیہ میں اس کی تخریج کی اور لفظ اسی کے ہیں، بغوی نے شرح السنہ میں، بیہقی نے شعب میں اور حاکم نے مستدرک میں ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، نیز بزار نے حذیفہ بن الیمان سے اور اسی کی مثل طبرانی کی کبیر میں حسن بن امیر المومنین علی سے مروی ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ مگر طبرانی نے جبریل علیہ الصلٰوۃ والسلام کا ذکر نہیں کیا۔ ت)

(**حدیث ۳۵**) اور مروی ہوا، فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اُطلبوا الحوائج بعزۃ الانفس فان الامور تجری بالمقادیر۔ رواہ تمام

حاجتیں عزتِ نفس کے ساتھ طلب کرو کہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔ (اس کو تمام نے

---

[1] حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۴۵۷ احمد بن ابی الحواری دار الکتاب العربی بیروت ۱۰/ ۲۷

شرح السنۃ باب التوکل علی اللہ حدیث ۴۱۱۱ المکتب الاسلامی بیروت ۱۴/ ۳۰۴

www.alahazratnetwork.org

فی فوائدہ وابن عساکر فی تاریخہ عن[35] عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

فوائد میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

ان سب حدیثوں میں بھی تلاش و تدبیر کی طرف ہدایت فرمائی، مگر حکم دیا کہ شریعت و عزت کا پاس رکھو، تدبیر میں بیہوش و مدہوش نہ ہو جاؤ، دست در کار و دل با یار، تدبیر میں ہاتھ، دل تقدیر کے ساتھ، ظاہر میں اِدھر باطن میں اُدھر، اسباب کا نام، مسبّب سے کام، یُوں بسر کرنا چاہئے۔ یہی رَوِشِ ہُدٰی ہے، یہی مرضیِ خدا، یہی سُنّتِ انبیاء، یہی سیرتِ اولیاء، علیہم جمیعا الصلوٰۃ والثناء (ان سب کے لئے درود اور ثناء ہو۔ ت)

بس اس بارے میں یہی قولِ فیصل و صراطِ مستقیم ہے۔ اِس کے سوا تقدیر کو بھولنا یا حق نہ ماننا، یا تدبیر کو اصلاً مُہمل جاننا دونوں معاذ اللہ گمراہی ضلالت یا جنون و سفاہت، والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

باب تدبیر میں آیات و احادیث اتنی نہیں جنھیں کوئی حَصر کر سکے۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہٗ دعوٰی کرتا ہے کہ اِن شاء اللہ تعالٰی اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات و احادیث اس پر ہو سکتی ہیں مگر کیا حاجت کہ ع

آفتاب آمد دلیل آفتاب

(سورج کی دلیل خود سورج ہے۔ ت)

جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہان کے کاروبار کا دار و مدار، اُس میں زیادہ تطویل عبث و بیکار، اِسی تحریر میں کہ فقیر نے پندرہ[15] آیتیں اور پینتیس[35] حدیثیں جملہ پچاس[50] نصوص ذکر کئے اور صدہا بلکہ ہزارہا کے پتے دیے، یہ کیا تھوڑے ہیں! انھیں سے ثابت کہ انکارِ تدبیر کس قدر اعلٰی درجہ کی حماقت، اخبث الامراض، اور قرآن و حدیث سے صریح اعراض، اور خدا و رسول پر کُھلا اعتراض، ولاحول ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔

ولید پر فرض ہے کہ تائب ہو، اور کتاب و سُنّت سے اپنا عقیدہ درست کرے ورنہ بد مذہبی کی شامت سخت جانکاہ ہے والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔ باقی رہا اس کا عربی پڑھانے، علم سکھانے کی نسبت وہ شنیع لفظ کہنا، اگر اِس تاویل کا درمیان نہ ہوتا کہ شاید وہ ان لوگوں پر معترض ہے جو

---

[1] کنز العمال برمز تمام وابن عساکر عن عبداللہ بن بُسر حدیث ۱۶۸۰۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۸

www.alahazratnetwork.org

دُنیا کے لئے علم پڑھاتے ہیں، اور ایسے لوگ بیشک لائقِ اعتراض ہیں، تو صریح کلمۂ کفر تھا کہ اس نے علمِ دین کی تحقیر و توہین کی، اور اِس سے سخت تر ہے اُس کا خالد کو اس بنا پر کافر کہنا کہ وہ باوجود ایمانِ تقدیر، تدبیر کو بہتر و مستحسن جانتا ہے، حالانکہ جو اُس کا عقیدہ ہے وہی حق و صحیح ہے، اور ولید کا قول خود باطل و قبیح ـــــ مسلمان کو کافر کہنا سہل بات نہیں ـــــ

(حدیث ۳۶ تا ۳۹) صحیح حدیثوں میں فرمایا کہ "جو دوسرے کو کافر کہے اگر وہ کافر نہ تھا یہ کافر ہوجائے۔"

کما اخرجه الائمة مالك واحمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن[۳۶] عبد الله بن عمر، والبخاری عن[۳۷] ابی هریرة واحمد والشیخان عن[۳۸] ابی ذر وابن حبان بسند صحیح عن[۳۹] ابی سعید الخدری رضی الله تعالٰی عنهم باسانید عدیدة والفاظ متباینة ومعانی متقاربة۔

جیسا کہ اس کی تخریج کی ہے ائمۂ کرام یعنی امام مالک، احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے عبداللہ بن عمر سے اور بخاری نے ابوہریرہ سے اور احمد اور شیخین نے ابوذر سے اور ابن حبان نے سندِ صحیح کے ساتھ ابوسعید خدری سے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین متعدد سندوں کے ساتھ جن کے الفاظ مختلف مگر معانی قریب قریب ہیں۔ (ت)

اور اگرچہ اہلِ سنّت کا مذہبِ محقق و مُنقّح یہی ہے کہ ہمیں تاہم احتیاط لازم، اور اتنی بات پر حکمِ تکفیر ممنوع و ناملائم، اور احادیثِ مذکورہ میں تاویلاتِ عدیدہ کا احتمال قائم۔ مگر پھر بھی صدہا ائمہ مثل امام ابوبکر اعمشی و جمہور فقہاء بلخ وغیرہم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم ظاہر احادیث ہی پر عمل کرتے، اور مسلمان کے مُکفِّر کو مطلقاً کافر کہتے ہیں کما فصلناہ کل ذٰلك فی رسالتنا "النهی الاکید عن الصلوٰة وراء عدی التقلید" (جیسا کہ ہم نے اس تمام کی تفصیل اپنے رسالہ "النهی الاکید عن الصلوٰة وراء عدی التقلید" میں کردی ہے۔ ت)

تو ولید پر لازم کہ از سرِ نو کلمۂ اسلام پڑھے اور اگر صاحبِ نکاح ہو تو اپنی زوجہ سے تجدیدِ نکاح کرے۔

---

[۱] صحیح البخاری کتاب الادب باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۰۱
صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر " " " ۱/ ۵۷
مسند احمد بن حنبل عن ابن عمر المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۱۱۳

www.alahazratnetwork.org

فی الدُّرِّ المختار عن شرح الوھبانیۃ للعلامۃ حَسَنِ الشُّرُنْبُلَالی مایکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح واولادہٗ اولادُ زنا وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح[1] ۱

دُرمختار میں علامہ حسن شُرنبلالی کی شرح وہبانیہ سے منقول ہے جو بالاتفاق کُفر ہو اس سے عمل اور نکاح باطل ہوجائیں گے بلا تجدیدِ ایمان و نکاح اس کی اولاد اولادِ زنا ہوگی، اور جس میں اختلاف ہے قائل کو استغفار، توبہ، تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (ت)

(**حدیث ۴۰**) اور جس طرح یہ کلماتِ شنیعہ علانیہ کہے یُونہی توبہ و تجدید ایمان کا بھی اعلان چاہئے ــــ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السرّ بالسرّ والعلانیۃ بالعلانیۃ۔ رواہ الامام احمد فی کتاب الزھد[2] والطبرانی فی المعجم الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند حسن۔

جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً از سرِ نو توبہ کر۔ پوشیدہ کی پوشیدہ، اور آشکارا کی آشکارا۔ (اس کو امام احمد نے کتاب الزہد میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں سند حسن کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

واللہ تعالٰی اعلم

رسالہ التحبیر بباب التدبیر تمام ہُوا

مسئلہ ۱۲۳ از قصبہ مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ مدرسہ دارالعلوم مرسلہ عبدالرحیم خاں ۱۱ صفر ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رُوح پاک ہے یا ناپاک؟ اگر پاک ہے تو بعد مُردن عذاب کیوں ہوتا ہے؟ اور اگر ناپاک ہے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قلب اطہر میں کیوں داخل ہوا؟

---

[1] الدرالمختار کتاب الجہاد باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۹

[2] الزہد لاحمد بن حنبل حدیث ۱۴۱ دارالکتاب العربی بیروت ص ۴۹

المعجم الکبیر حدیث ۳۳۱ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۰/۱۵۹